پروفیسر قاضی محمد طاھر علی الہاشمی (قسط:ا)

خلافت وملوکیت

خلافت کا لغوی مفہوم

لفظ خلافت مصدر کا صیغہ ہے۔اس کا مادہ خَلْفٌ ہے۔اس کا معنی جانشین ہونا۔اور ایک کی جگہ دوسرے کا آنا ہے۔علماءِلغت کے نزدیک خلف آگے اور سامنے کی ضد ہے یعنی پیچھے یا پیٹھ کی جانب ''اَلْخَلْفُ ضدّ قدّام'' قرآن مجید میں یہ لفظ متعدد مقامات پر اسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ''پیچھے ہونا'' زمان اور مکان کے اعتبار سے بھی ہوسکتا ہے۔(بعد میں آنا یا پیٹھ کے پیچھے ہونا)اور باعتبار مرتبہ اور رتبہ کے بھی ہوسکتا ہے۔نائبِ وقت یا مرتبے کے اعتبار سے پیچھے ہوتا ہے۔اس لئے خلافت کے معنی ہی نیابت اور قائم مقامی کے ہیں۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:**وخلف فلان فلاناً قام بالا مرعنه اما معه 'و امابعده' ...... ولخلافة النیابة عن الغیر اماالغیبة المنوب عنه وامّا لموته وامالعجزه واما لتشریف المستخلف وعلیٰ هذالوجه الاخیر استخلف اللّٰه اولیاء ہ' فی الارض .**

''فلاں شخص فلاں کا خلیفہ بن گیا ہے یعنی اس کی طرف سے کام کرنے کا ذمہ دار ہوگیا ہے خواہ اس کے ساتھ یا اس کے بعد اور خلافت کسی دوسرے کی نیابت کرنا ہے۔منوب عنہ(جس کا نائب ہو)کے غائب ہونے کی وجہ سے یا اس کی موت کی وجہ سے یا اس کے کمزور اور عاجز ہونے کی وجہ سے یا جسے خلیفہ(نائب)بنایا گیا ہے۔اسے بزرگی اور شرافت عطا کرنے کی وجہ سے۔اور اسی آخری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔''(مفردات القرآن تحت مادہ خلف)

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: **والخلافة الا مارة وھی الخلیفیٰ وانه لخلیفة بین الخلافة والخلّیفیٰ فی حدیث عمر لولا الخلّیفیٰ لا ذنتُ وقال غیره الخلیفة السلطان الاعظم ......**

''خلافت کے معنی امارت کے ہیں اور خلّیفیٰ کے بھی یہی معنیٰ ہیں کیونکہ اس کی امارت وحکومت ایک واضح حقیقت ہے اور خلّیفیٰ کا لفظ حدیثِ عمرؓ میں آیا ہے کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا۔(یعنی مجھ پر خلافت وامارت کی ذمہ داریاں نہ ہوتیں)تو میں خود اذان دیتا۔اس کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے کہ خلیفہ بڑے حکمران کو کہا جاتا ہے۔''(لسان العرب ج۹ص۸۳)

اس لغوی تحقیق سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ خلافت صرف جانشینی اور نیابت کو نہیں کہا جاتا۔بلکہ نیابتی حکومت کو بھی خلافت کہا جاتا ہے۔اسی طرح خلیفہ صرف نائب اور جانشین کو نہیں کہا جاتا۔بلکہ نیابتی حکومت کے سربراہ کو بھی خلیفہ کہا جاتا ہے۔

خلافت کی اِصطلاحی تعریف:

امام ابوالحسن ماوردی لکھتے ہیں: **الا مامة موضوعة لخلافة النبوّة فی حراسة الدین وَسیاسة الدُنیا .**
''امامت (اسلامی حکومت) نبی ﷺ کی نیابت، دین اسلام کی حفاظت اور امور دنیا کا نظم ونسق چلانے کے لئے قائم کی جاتی ہے۔'' (الاحکام السلطانیہ طبع مصرص ۵)

امام ابن عابدین شامی لکھتے ہیں کہ: **ریاسة عامة فی الدّین و الدّنیا خلافة عن النبی ﷺ**
''وہ عمومی ریاست جو دینی اور دنیوی امور میں نبی ﷺ کی بطور نیابت کام کرتی ہو۔'' (مجموعہ شامی باب الامامۃ)

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی لکھتے ہیں: ''خلافت وہ ریاست عامہ ہے جو اقامتِ دین کی جانب متوجہ رہتی ہو۔''
(ازالۃ الخفاء)

مذکورہ تعریفات سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ خلافت وہ عمومی ریاست ہے۔ جو حضور نبی کریم ﷺ کی نیابت میں اقامتِ دین کے فرائض سرانجام دیتی ہو۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں: ''اصطلاح شریعت میں ''خلافت'' اس اسلامی سلطنت اور بادشاہت کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے بطریق نیابت آنحضرت ﷺ کی شریعتِ نبویہ کو قائم اور مستحکم کیا جائے۔ اور جو شخص نائبِ نبی ﷺ ہونے کی حیثیت سے دین کے قائم رکھنے کا انتظام کرے وہ خلیفہ ہے۔ اور نائب ہونے کی حیثیت کی قید اور شرط اس لئے لگائی۔ تاکہ لفظ خلیفہ کے مفہوم سے انبیاء خارج نہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات حق تعالیٰ کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے دین کو قائم کرتے ہیں۔'' (خلافتِ راشدہ ص ٦)

قرآن کریم، احادیث اور عام محاورات واستعمالات عرب میں خلیفہ وخلفاء، امام وائمہ، ملک وملوک، سلطان و سلاطین، امیر وامراء استخلاف فی الارض، وراثتِ ارضی اور تمکین فی الارض ...... یہ سب الفاظ اپنے مصداق میں مترادف اور ہم معنیٰ ہیں۔ جو کسی قوم کے اور ملک کے بڑوں، سرداروں اور سربراہوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی لفظ مومن، مسلم، عادل وصالح کے لئے معیّن نہیں اور نہ ہی کوئی لفظ کافر وفاسق اور ظالم وغیرہ کے لئے خاص ہے۔

خلیفہ:

یہ لفظ قرآن مجید کی سورۂ بقرہ آیت ۳۰ اور سورۂ ص آیت ۲۶ میں آیا ہے

۱۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔
''اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک نائب۔'' (پ ۱۔ البقرہ آیت ۳۰)
۲۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ''اے داؤد ہم نے بنایا تجھ کو نائب زمین میں۔'' (پ ۲۳، ص، آیت ۲۶)

اسی طرح لفظ خلیفہ کی جمع خلفاء اور خلائف بھی متعدد مرتبہ استعمال ہوئی ہے۔

خلفاء:

وَاذْکُرُوْااِذْجَعَلَکُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ. ''اور یاد کرو جبکہ تم کو سردار کر دیا پیچھے قوم نوحؑ کے۔''
(پ۸۔اعراف آیت ۶۹)

وَاذْکُرُوْا اِذْجَعَلَکُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ. ''اور یاد کرو جبکہ تم کو سردار کر دیا عاد کے پیچھے۔''
(پ۸،اعراف،آیت۷۴)

خلائف:

وَھُوَالَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰئِفَ الْاَرْضِ ۔''اور اسی نے تم کو نائب کیا ہے زمین میں۔''(پ۸،انعام،آیت ۱۶۵)
وَجَعَلْنٰھُمْ خَلٰئِفَ...... ''اور بنا دیا ہم نے انہیں نائب۔''(پ۱۱، یونس،آیت ۷۳)
ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰئِفَ فِی الْاَرْضِ ''(اللہ) وہی ہے جس نے کیا تم کو قائم مقام زمین میں۔''(پ۲۲،فاطر،آیت ۳۹)
''استخلاف فی لارض'' بھی دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
۱۔ وَ یَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ .''اور خلیفہ کر دے تم کو زمین میں۔''(پ۹،اعراف،آیت ۱۲۹)
۲۔لَیَسْتَخْلِفَنَّکُمْ فِی الْاَرْضِ .''وہ ضرور انہیں زمین میں خلافت عطا کرے گا۔''(پ۱۸،نور،آیت ۵۵)

مُلک ،مَلِک ،مُلُوک اور سلطان:

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰهُ اللهُ الْمُلْکَ وَ الْحِکْمَةَ
''اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور دی داؤد کو اللہ نے سلطنت اور حکمت۔''(پ۲ سورہ البقرہ آیت نمبر ۲۵۱)
اِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکاً .''بیشک اللہ نے مقرر کر دیا تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ۔''(پ۲،البقرہ،آیت ۲۴۷)
وَاذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَیْکُم اِذْ جَعَلَ فِیْکُم اَنْبِیَاءَ وَجَعَلَکُمْ مُلُوْکاً ......''اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم کو) یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اور جب پیدا کئے تم میں نبی اور کر دیا تم کو بادشاہ۔'' (پ۶،المائدہ،آیت ۲۰)
وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا. اور عطا کر دے مجھے اپنے پاس سے حکومت کی مدد۔
(پ۱۵، بنی اسرائیل،آیت ۸۰)

اِنّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَاماً .''میں تجھ کو کروں گا سب لوگوں کا پیشوا'' (پ۱،البقرہ،آیت ۱۲۴)
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً .''اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا''(پ۱۹،الفرقان،آیت ۷۴)
وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ .''اور کیا ہم نے ان کو پیشوا کہ بلاتے ہیں دوزخ کی طرف۔''(پ۲۰،القصص،آیت ۴۱)

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُ وْنَ بِاَمْرِ نَا . ''اور کئے ہم نے ان میں سے پیشوا جوراہ چلاتے تھے ہمارے حکم سے۔''
(پ۲۱،السجدہ،آیت۲۴)

فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ . ''تو لڑو کفر کے سرداروں سے۔''(پ۱۰،توبہ،آیت۱۲)

احادیثِ طیّبہ میں بھی یہ الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انامالک الملوک وملک لملوک . میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔(مشکوٰۃ ص۳۲۳)

حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو بحری جہاد کی وجہ سے جنت کی خوشخبری سنائی اور ان کے حق میں فرمایا کہ وہ''کالملوک علی الاسرۃ''ایسے ہیں جیسے بادشاہ اپنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوں۔(صحیح بخاری کتاب الجہاد)

السّلطان ظلّ الله فی الارض یاوی الیه کل مظلوم من عباده. سلطان(مسلمان بادشاہ)زمین میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سایہ ہے جس کے پاس اللہ کے بندوں میں سے ہر ایک مظلوم دادرسی اور انصاف کے لئے رجوع کرتا ہے۔
(الترغیب والترہیب ج۳،ص۶۸)

السلطان ظلّ الله فی الارض فمن اکرمه اکرمه اللهومن اهانه اهانه الله (کنزالعمال برحاشیہ مسنداحمدج۲ص۱۳۱)
سلطان زمین میں اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کی عزت کی اللہ اس کی عزت کرے گا اور جس نے اس کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

انّ احبّ النّاس الی الله یوم القیٰمة وادناهم منه مجلساً امام عادل وابغض النّاس الی الله وابعدهم منه مجلساً امام جائر ''آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب امام عادل ہوگا اور سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے دور ظالم امام ہوگا۔''(ترمذی۔ابواب الاحکام)

محولہ بالا آیات واحادیث سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ امام،ائمہ،امیر،امراء،خلیفہ،خلفاء ملک،ملوک، سلطان اور سلاطین کے الفاظ باہم مترادف ہیں اور ملک،ملوک اور سلطان کے الفاظ کے استعمال سے کہیں بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس سے مراد صرف ظالم،جابر اور فاسق ہی ہیں۔

تاریخ اسلام میں خلافت اس ادارہ کو کہتے ہیں جو امت مسلمہ کے مرکز کی حیثیت رکھتا ہو۔اور خلیفہ اس ادارے کے سربراہ کو کہتے ہیں جو سرداری اور سربراہی میں آپ ﷺ کا جانشین ہوتا ہے۔چونکہ حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین تھے اور وحی رسالت کا سلسلہ آپ ﷺ پر منقطع ہو گیا تھا۔اس لئے آپ ﷺ کی رحلت کے بعد ایک انتظامی سربراہ (خلیفہ) کی ضرورت تھی جو شیرازۂ امت کو بکھرنے سے بچائے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر ونواہی کو نافذ کرے۔غلبۂ دین اور اقامتِ دین کا فریضہ سرانجام دے۔اس کام کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت نبی کریم ﷺ کا جانشین یعنی خلیفہ منتخب کرلیا۔اور انہیں خلیفۃ الرسول ﷺ کہنے لگے۔

اس طرح خلافتِ اسلامیہ کا ادارہ وجود میں آ گیا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے انہیں بھی خلیفۃ الرسول ﷺ کہنا شروع کر دیا۔ ایک دن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کا خلیفہ نہیں ۔ بلکہ صدیق رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہوں ۔ اس لئے صحیح بات یہ ہے کہ آپ سب مؤمنین ہیں اور میں آپ کا امیر ۔ اس طرح وہ امیر المؤمنین کہلائے ۔ اور یہ لقب اتنا پسند کیا گیا کہ ان کے بعد سارے ہی خلفاء اسی لقب سے ملقب ہوئے بلکہ یہ لفظ شخصی لقب کی بجائے منصب خلافت پر متمکن ہونے والے کا عہدہ بتانے کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ مسئلہ خلافت اسلامی نقطۂ نظر سے بہت ہی اہم ہے۔ کتاب وسنت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافتِ اسلامیہ کا قیام واجب ہے۔ چنانچہ امام ابوالحسن الماوردی لکھتے ہیں کہ: **وعقد الامامة لمن يقوم بها في الامّة واجب بالاجماع** ''خلافت کی سربراہی کے لئے اس شخص کا تقرر جو یہ فرض انجام دے سکتا ہو بالاجماع واجب ہے۔'' (الاحکام السلطانیہ ص ۵)

علامہ ابنِ حزم لکھتے ہیں: **ولا يجوز التردّد بعد موت الا مام في اختيار الامام اكثر من ثلاث** ''خلیفہ کی موت کے بعد دوسرے خلیفہ کے انتخاب میں تین دن سے زیادہ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔'' (المحلّی ج ا ص ۴۵)

علّامہ ابوشکور سالمی لکھتے ہیں: **انّ الخلافة ثابتة والامارة قائمة مشروعة واجبة على الناس ان يرون علىٰ انفسهم اماماً بدليل الكتٰب والسنّة والاجماع** ''بے شک خلافت وامارت مشروع اور ثابت ہے اور لوگوں پر واجب ہے۔ کہ وہ اپنے اوپر ایک خلیفہ وامام کو (خلافت کرتا ہو) دیکھیں۔ اس کی دلیل قرآن، حدیث اور اجماع اُمت ہے۔'' (التمہید فی بیان التوحید ص ۱۷۲)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: **انّ ولاية امر النّاس من اعظم واجبات الدّين بل لاّ قيام للدّين الاّ بها**: '' خلافتِ اسلامیہ کا قیام دین کے سب سے بڑے واجبات میں سے ہے بلکہ اس کے بغیر دین قائم ہی نہیں ہوسکتا۔'' (السیاسۃ الشرعیۃ ص ۱۴۱ طبع مصر)

بہرحال خلافتِ اسلامیہ کا یہ انتہائی اہم ادارہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ربیع الاوّل ۱۱ ھجری سے شروع ہو کر عبدالمجید ثانی ترکی ۱۳۴۲ ھجری اور ۱۹۲۴ء تک تقریباً ۱۳۳۱ سال قائم رہا۔ جسے ترکی قائد اتاترک مصطفیٰ کمال پاشا نے ختم کر دیا۔ یہ بات صحیح ہے کہ اس ادارہ کو ہر زمانہ میں یکساں مقام ومرتبہ حاصل نہیں رہا۔ اسے قوت وضعف کے دور سے بھی گزرنا پڑا اسے صالح اور غیر صالح افراد سے بھی واسطہ پڑا لیکن اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس ادارہ کو ہر دور میں ملتِ اسلامیہ کے مرکز اور اتحادِ اسلامی کے لئے نشان کی حیثیت حاصل رہی۔

(جاری ہے)